# سرمایہ دارانہ جمہوریت

## چارلی چپلن

(16 اپریل 1889 سے 25 دسمبر 1977)

مشہور زمانہ فلم "دی گریٹ ڈیکٹیٹر (1940)" سے انتخاب

https://youtu.be/J7GY1Xg6X20

---

مترجم : محمد مظاہر

مورخہ: 07 مارچ، 2023

---

مجھے بہت افسوس ہے کہ مجھے شہنشاہ بننے کا کوئی شوق نہیں نہ ہی یہ میرا کوئی کاروبار ہے نہ تو مجھے حکمرانی کرنے کا شوق ہے نہ ہی کسی علاقے کو فتح کرنے کا- میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ کہ اگر ممکن ہو تو ہر ایک کی مدد کروں- وہ یہودی ہو, شودر ہو, سیاہ فام ہو یا گورے رنگ والا- ہم تو ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہتے ہیں- نوع انسان تو بس ایسے ہی ہوتے ہیں- ہم تو ایک دوسرے کی خوشیوں میں سرشار رہنا چاہتے ہیں- نہ کہ ایک دوسرے کو مصیبت میں مبتلا پا کر- نہ تو ہم کسی سے نفرت کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کی تحقیر کر کے- اس دنیا میں ہم سب کے لیے بہت گنجائش ہے اور یہ پیاری سی دنیا اتنی باثروت ہے کہ ہر ایک کو ضرورت بھر مل سکتا ہے- ہمارا طرز حیات آزادانہ اور حسین ہو یہ بھی ممکن ہے- مگر ہم اپنی منزل کھو چکے ہیں-

لالچ نے انسان کی روحوں میں زہر بھر دیا ہے اور دنیا والوں کے درمیان حسد کی فصیلیں کھڑی کر دی ہیں اور ہماری چال میں ایسی لڑکھڑاہٹ پیدا کر دی ہے کہ ہم مصائب اور خون میں غوطہ زن ہو رہے ہیں اگرچہ ہم صبا رفتار ہو گئے ہیں مگر خود کو ہم نے مقید کر ڈالا ہے- مشینیں حالانکہ فراوانی کی ضامن ہیں مگر ہم محتاجی کے شکار ہیں- ہمارے علم نے ہمیں آدم بیزار بنا ڈالا ہے- جس سے ہماری دانائی سخت اور بے رحم ہو چکی ہے- ہم اگرچہ سوچ بچار تو بہت کرتے ہیں مگر نہایت کم محسوس کرتے ہیں- مشینوں کی کثرت کی جگہ ہمیں انسانیت درکار ہے- چالاکی اور ہوشیاری کے بجائے ہمیں رحمدلی اور نرم خوئی چاہیے مذکورہ اوصاف کے بغیر سب کی زندگی میں خونریزی ہو گی اور ہر نعمت پر جھاڑو پھر جائے گی-

ہوائی جہازوں اور ریڈیو نے ہمیں قریب قریب کر دیا ہے- مذکورہ ایجادات فطرتاً افراد میں نیکی کا تقاضہ کرتی ہیں تاکہ ان میں عالمی برادری کے جذبات موجزن ہوں' جس سے ہم سب میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہو سکے- موجودہ لمحات میں بھی میری آواز پوری دنیا میں کروڑوں تک گونج رہی ہے------ جن میں کروڑوں مصیبت زدہ مرد وزن اور معصوم بچے بھی شامل ہیں- یہ سب ایسے نظام کا شکار ہیں جو مردوں کو لوگوں پر تشدد پر کمربستہ کرتا ہے اور معصوم لوگوں کو قید و بند میں رکھتا ہے-

وہ لوگ جو مجھے سن رہے ہیں کہیں گہری مایوسی میں ڈوب نہ جائیں اور نہ ہی انہیں نڈھال ہونے کی ضرورت ہے جو ہم پر فی الحال مسلط ہے- وہ درحقیقت لالچ کی ایک چادر ہے جو بادل کی طرح ہے اور ایک ایسی تلخی ہے جو انسانی ترقی کی ناہمواری سے ڈرتے ہیں انسانوں میں پایا جانے والا حسد بھی گزر جائے گا، آمروں کو بھی مرنا ہے اور اقتدار جو انہوں نے عوام سے چھین لیا ہے وہ بالآخر عوام کو مل کر رہے گا-

ہاں لوگ مرتے رہیں گے مگر آزادی کبھی فنا نہ ہو گی-

سپاہیوں!!! وحشیوں کی کبھی نہ مانو یہ وہی ہیں جو تمہیں گھٹیا اور حقیر جانتے ہیں۔ تمہیں غلام بناتے ہیں اور تمہارے جسموں کو قواعد پریڈ سے اپنے دستے بناتے ہیں۔ مزید برآں یہ ہدایات دیتے ہیں کہ تم کو کیا سوچنا ہے اور کس پر عمل کرنا ہے اور کیا محسوس کرنا ہے!!! یہی تمہیں کثرت کراتے ہیں۔ تمہاری خوراک طے کرتے ہیں اور پھر تم سے مویشیوں کی طرح برتاؤ ہوتا ہے اس کے بعد تمہیں بطور گولا بارود توپوں میں بھر دیتے ہیں۔ خود کو اس طرح غیر فطری انسانوں کے حوالے نہ کرو جو آدمی کے بھیس میں مشینیں ہیں جن کے دماغ میں مشینیں ہیں اور کل والے دل بھی ہیں مگر تم مشینیں نہیں ہو۔ نہ ہی تم حیوان ہو، تم تو بھئی آدمی ہو۔ تمہارے سینے میں انسانیت کا دل دھڑکتا ہے۔ تم تو کسی سے نفرت نہ کرو صرف وہ لوگ نفرت کرتے ہیں جنہیں محبت نہ ملی ہو۔ اور جنھوں نے غیر فطری زندگی بسر کی ہو اے ساہیو!!! غلامی کا طوق پہننے کے لئے نہ لڑو بلکہ آزادی کے لیے جنگجو بنو۔

سینٹ لوک کے باب 17 میں یہ درج ہے، "خدا کی سلطنت انسان کے دل میں قائم ہے" یہ ایک شخص کے لئے نہیں کہا گیا نہ لوگوں کے جتھوں کے لیے بلکہ ہر دل کے لیے ہے۔ تمہارے قلب میں۔ تم میں۔ تم ہی ہو جن کے اندر قوت ہے۔ ایسی قوت جس سے مشینیں تخلیق پاتی ہیں۔ یہی قوت ہے جس سے مسرت اور خوشی جنم لیتی ہے۔ وہی ہو تم لوگ جن میں ایسی قوت ہے جس سے زندگی اور خوبصورت بنتی ہے۔ یہی زندگی کو جوکھوں والے حیرت انگیز تجربہ سے سرفراز کرتی ہے۔

جمہوریت (1) نام کی شیے جس کے لیے ہم یہ لفظ اقتدار استعمال کرنا چاہیے، ہمیں متحد کرتی ہے۔ ہمیں ایک نئی دنیا کے لئے زور آزمائی کرنا ہو گی۔ ایک ایسی عمدہ دنیا جہاں لوگوں کو کام کرنے کا موقع ملے۔ جس سے جوانوں کو پر امید مستقبل اور عمر رسیدہ لوگوں کو تحفظ دینے سے وحشیوں کو حکومت ملتی ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹے ہوتے ہیں! وہ اپنے عہد و پیمان پورے نہیں کرتے اور نہ ہی آئندہ کریں گے!!!

آمروں کی عادت ہے کہ وہ خود تو آزاد ہو جاتے ہیں لیکن عوام کو غلام / کنیز بنا ڈالتے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ان سے وعدے پورے کرنے کے لیے لڑیں ہمیں چاہیے کہ دنیا کو آزادی دلانے کے لیے لڑیں اور تمام ملکی سرحدوں کو ملیامیٹ کر دیں' لالچ کا خاتمہ کر دیں' اس کے ساتھ ساتھ نفرت اور عدم رواداری کا بھی۔ کبھی ہمیں عقل و استدلال کے لیے بھی لڑنا پڑے گا' ایسی دنیا کے لیے جہاں پوری مخلوق کے لیے سائنس اور مسرت ہماری پیش قدمی اور رہنمائی کر رہی ہو۔ سپاہیو! برائے جمہوریت ہمیں متحد ہو جانا چاہیے!